

کتابِ دانیال - نمبر ایک سو تینتالیس

پیشگوئی کے نمونوں کی پردہ کشائی: آخری صدر اور درندے کی شبیہ

Jeff Pippenger

2024-03-18

بائبل کی نبوتوں کے مطابق پہلی بادشاہت بابل تھی، اور بابل کی نبوی گواہی میں پہلے اور آخری بادشاہوں کو خاص طور پر اور عمداً نبوتی علامتوں کے طور پر استعمال کیا گیا۔ دوسری بادشاہت، یعنی مید و فارس میں، ابتدائی دو بادشاہوں کی نشان دہی کی گئی—جن میں سے ایک وہ بادشاہ تھا جس نے تین فرمانوں میں سے پہلا فرمان جاری کیا جس کے ذریعے قدیم اسرائیل کو یروشلم واپس آنے کی اجازت ملی—اور اس کے بعد آنے والے دو بادشاہ بھی، جنہوں نے دوسرا اور تیسرا فرمان جاری کیا، صراحت کے ساتھ پہچانے گئے۔ اسی طرح، تیسری یونانی بادشاہت کی تاریخ میں وہ طاقتور بادشاہ جس کی نمائندگی سکندر اعظم کرتا ہے، اور اس کے بعد آنے والے جرنیل اور بادشاہ بھی نبوی کلام میں شناخت کیے گئے۔ چوتھی، یعنی بت پرست رومی بادشاہت، خاص طور پر اس بادشاہت کے حکمرانوں اور شہنشاہوں کا ذکر کرتی ہے۔

اسرائیل کے تمام بادشاہ، شمالی اور جنوبی دونوں سلطنتوں کے، مشخص کیے گئے تھے، اور وہ سب خدا کے کلام نبوت میں علامات ہیں، جیسے اشوری بادشاہ اور مصر کے فرعون بھی ہیں۔ یہ تصور کہ خدا کا کلام نبوت فی الحقیقت ریاست ہائے متحدہ کے صدور کو خطاب کرے گا، ان لوگوں کو بعید از قیاس معلوم ہو سکتا ہے جن کی آنکھیں تو ہیں مگر ادراک نہیں، اور کان تو ہیں مگر فہم نہیں۔ لیکن دراصل اس سے بھی زیادہ غیر معقول یہ سمجھنا ہے کہ خدا مکاشفہ باب تیرہ کے زمین کے درندے کے صدور کو خطاب نہ کرے گا، جب کہ وہ آخری ایام کی نبوتوں کے لیے مرکزی نقطہ حوالہ ہے۔

پیشین گوئی کے لزوم کے تحت، ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے آخری صدر کی نظیر، ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے پہلے صدر میں پائی جائے گی۔ آخری ریپبلکن صدر کی حیثیت سے، پیشین گوئی کے لزوم کے تحت، اس کی نظیر پہلے ریپبلکن صدر میں پائی جائے گی۔ آخری اصلاحی تحریک کی تاریخ کے آخری صدر کی حیثیت سے، اس کی نظیر اُس نبوتی دور کے پہلے صدر میں بھی پائی جا چکی ہے۔ اور چونکہ وہ حتمی اور تیسری عالمی جنگ کے دوران حکمرانی کرنے والا صدر ہوگا، اس کی نظیر اُن صدور میں بھی پائی جائے گی جنہوں نے پہلی اور دوسری عالمی جنگوں کے دوران حکمرانی کی۔

امریکی تاریخ کے اندر وقوع پذیر ہونے والی تینوں عالمی جنگیں نبوت کے سہ گانہ اطلاق کی نمائندگی کرتی ہیں۔ تیسری عالمی جنگ، جس کی طرف جو بائیڈن اب کرہ ارض کو لے جا رہے ہیں، کی تمثیل پہلی اور دوسری عالمی جنگ میں پیش ہو چکی ہے۔ عین اسی وقت بائیڈن ریاست ہائے متحدہ امریکہ کو دوسری خانہ جنگی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ آئندہ مہینوں میں دوسری خانہ جنگی اور تیسری عالمی جنگ سے متعلق نبوتی حرکات، درد زہ میں مبتلا عورت کی مانند، مزید شدت ہی اختیار کریں گی۔

دوسری عالمی جنگ کے بحران کے شدت اختیار کرنے کے دور میں جرمن الٰہیات دان اور لوتھرن پادری مارٹن نيمولر کا مشہور قول یہ تھا: "پہلے وہ سوشلسٹوں کے لیے آئے، اور میں نے آواز نہ اٹھائی—کیونکہ میں سوشلسٹ نہ تھا۔ پھر وہ ٹریڈ یونین کے ارکان کے لیے آئے، اور میں نے آواز نہ اٹھائی—کیونکہ میں ٹریڈ یونین کا رکن نہ تھا۔ پھر وہ یہودیوں کے لیے آئے، اور میں نے آواز نہ اٹھائی—کیونکہ میں یہودی نہ تھا۔ پھر وہ میرے لیے آئے—اور میرے لیے بولنے والا کوئی باقی نہ تھا۔" جیسے جیسے وقت آگے بڑھتا رہے گا، ہم اس موجودہ دور کی تاریخ پر پیچھے مڑ کر نگاہ ڈالیں گے اور یہ تسلیم کریں گے کہ جو اقدامات اس

وقت وقوع پذیر ہو رہے ہیں، وہ درحقیقت نبوتی تاریخ کی آخری جنگوں کے ابتدائی قدم تھے۔

1776 سے 1798 تک کے پیشگوئی والے دور میں، جہاں اعلان آزادی، آئین اور اجنبی و بغاوت کے قوانین سنگ میل تھے، 11 ستمبر 2001 سے لے کر اس مقام تک کی تاریخ کی نمائندگی کی گئی ہے جب ریاستہائے متحدہ اژدہا کی مانند بولتا ہے۔ 11 ستمبر 2001 ایک فیصلہ کن موڑ تھا، اور اعلان آزادی اس تاریخ کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ اعلان آزادی انقلابی جنگ کی بھی نشان دہی کرتا ہے، اور یہ واضح کرتا ہے کہ 2001 کا پیٹریاٹ ایکٹ اس جنگ کی روحانی تکرار کا آغاز کرتا ہے۔ لفظ "revolution" کا مطلب پورا چکر مکمل کرنا ہے۔

1776 سے 1798 کے عرصے میں، انقلابی جنگ نے انگلینڈ کی شاہی طاقت اور عمومی طور پر تمام بادشاہوں کو مسترد کر دیا۔ آئین نے نہ صرف شاہی طاقت پر بلکہ اسی قطعیت کے ساتھ پاپائی طاقت پر بھی پابندیاں عائد کیں۔ 1798 تک یہ دائرہ (انقلاب) اس طرح مکمل ہو گیا کہ ایسے قوانین نافذ کیے گئے جنہوں نے صدر کو شاہی اختیارات فراہم کیے۔

پیٹریاٹ ایکٹ ایک ایسا انقلاب (ایک پہیہ) کی نشاندہی کرتا ہے جو زمین کے اُس حیوان تک پہنچتا ہے جو اژدے کی طرح بولتا ہے، جہاں پوپائی طاقت بھی بحال ہوتی ہے۔ پہلا پہیہ 1776 سے 1798 تک ایک پیشگوئی پر مبنی انقلاب کی نشاندہی کرتا ہے جو شاہی طاقت کی بحالی تک لے جاتا ہے، اور جس انقلاب کی یہ نمائندگی کرتا ہے وہ ایسے انقلاب کی نشاندہی کرتا ہے جو پوپائی طاقت کی بحالی تک لے جاتا ہے۔ دوسری انقلابی جنگ 11 ستمبر 2001 سے جاری ہے۔ ورنہ اسے "پیٹریاٹ ایکٹ" کیوں کہا جاتا؟

اس سے پہلے کہ ہم آخری صدر کے دور کی تاریخ میں وقوع پذیر ہونے والی جنگوں کو زیر بحث لائیں، ہم درندہ کی شبیہ کی نبوی خصوصیات پر گفتگو جاری رکھیں گے۔ یہ پہچاننا اہم ہے کہ آخری صدر کے زمانے میں درندہ کی شبیہ کی تشکیل کے ضمن میں جو ماحول موجود ہوگا، اسے سمجھا جائے۔ وہ صدر لازماً ایک ریپبلکن صدر ہوگا جو قوت اژدہا سے وابستہ قوتوں کے ساتھ کشمکش میں ہوگا۔ وہ لازماً آخری ہوگا، اور اس طرح آٹھ صدور کے ایک دور میں آٹھواں صدر ہوگا۔ ریاست ہائے متحدہ کے ابتدائی دو ادوار، یعنی دو کنٹینینٹل کانگریسیں، دونوں ادوار کی نمائندگی آٹھ صدور نے کی، اور دونوں ادوار میں آٹھ میں سے ایک صدر کو سات میں سے شمار کیا گیا۔ پس ابتدا کے ان دو گواہوں کی شہادت پر، آخری صدر لازماً آٹھواں صدر ہوگا، یعنی وہ جو سات میں سے ہے۔

پیشگوئی کے ان عناصر کو صرف ڈونلڈ ٹرمپ پورا کرتا ہے۔ اس پیشگوئیاتی ماحول کو پوری طرح سمجھنے کے لیے جس کا ڈونلڈ ٹرمپ عنقریب وارث بننے والا ہے، یہ سمجھنا ضروری ہے کہ پیشگوئی کے لحاظ سے پہلی دو عالمی جنگوں کی نمائندگی تیسری عالمی جنگ میں ہوتی ہے، اور ان جنگوں کی پیشگوئیاتی خصوصیات بھی اس ماحول پر روشنی ڈالتی ہیں جس کا ٹرمپ عنقریب وارث بننے والا ہے۔ اس کے باوجود، ہم ابھی تک تین عالمی جنگوں کا تہرہ اطلاق نہیں کر رہے۔

اسلام کے باعث برپا ہونے والی بڑھتی ہوئی جنگ آرائی اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مالی مسائل وہ ذریعہ ہیں جن کے ذریعے تیسری وائے سے متعلق اسلام، ریاستہائے متحدہ امریکہ میں درندہ کی شبیہ کی تشکیل میں جھوٹے نبی کا کردار ادا کرتا ہے۔ 'گدھا' جو اسلام کا جھوٹا نبی ہے، ریاستہائے متحدہ کے جھوٹے نبی کو 'یروشلم' میں لے جاتا ہے، جس طرح گدھے نے مسیح کو یروشلم میں لے کر داخل کیا تھا۔ اس سفر میں ایک ایسا نبوی ماحول پیدا ہوتا ہے جو ماضی کی پیشین گوئیوں کی تکمیل کا موجب بنتا ہے۔ 1798 میں Alien and Sedition Acts زمین سے نکلنے والے اس درندے کی تاریخ کے عین آغاز میں 'بول دیے گئے' تھے، جس کی ابتدا برہ کی مانند ہوگی اور جس کا انجام یہ ہوگا کہ وہ اژدہا کی طرح بولے گا۔ Alien and Sedition Acts چار قوانین پر مشتمل تھے۔

نیچرلائزیشن ایکٹ: اس قانون نے امریکی شہریت کے لیے اقامت کی شرط کی مدت میں اضافہ کیا۔

ایلین فرینڈز ایکٹ: اس قانون نے صدر کو امن کے دوران اُن غیر شہریوں کو، جو "ریاستہائے متحدہ کے امن و سلامتی کے لیے خطرناک" قرار دیے جائیں، ملک بدر کرنے کا اختیار دیا۔ اس نے حکومت کو مقررہ قانونی طریقہ کار کے بغیر غیر ملکی شہریوں کو گرفتار کرنے اور ملک بدر کرنے کی اجازت دی۔

اجنبی دشمنوں کا قانون: اس قانون نے صدر کو جنگ کے زمانے میں کسی بھی دشمن ملک کے مرد شہریوں کو حراست میں لینے اور ملک بدر کرنے کا اختیار دیا۔

قانون بغاوت: ان چاروں میں سب سے زیادہ متنازع، قانون بغاوت نے امریکی حکومت یا اس کے حکام کے خلاف جھوٹی، رسوا کن یا بد نیتی پر مبنی تحریریں شائع کرنے کو جرم قرار دیا۔ اس طرح عملاً حکومت پر تنقید کو جرم بنا دیا گیا۔

ڈونلڈ ٹرمپ کی انتخابی مہم بڑی حد تک اس وعدے پر مبنی ہے کہ وہ "دیوار کی تعمیر" مکمل کریں گے، جس کا آغاز انہوں نے اپنی پچھلی صدارتی مدت میں کیا تھا۔ انہوں نے کہا ہے کہ انسانی تاریخ کی سب سے بڑی ملک بدری اس وقت ہوگی جب وہ 2024 میں منتخب ہوں گے۔ ٹرمپ میں ایک ذاتی خصوصیت ہے جو امریکی سیاست کے منظر نامے پر کسی بھی دوسرے سیاست دان میں نظر نہیں آتی۔ وہ اپنے انتخابی وعدے پورے کرتے ہیں، یا کم از کم انہیں پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایلین اینڈ سیڈیشن ایکٹس ایسے قوانین ہیں جو ان کے ملک بدری کے وعدے سے پوری طرح ہم آہنگ ہیں۔

ٹرمپ کے بڑے الزامات میں سے ایک "جعلی خبریں" ہے، جو ڈی سی کی راسخ سیاسی اسٹیبلشمنٹ سے وابستہ ہے جسے اس نے—اس کے تمام بدعنوان، غیر اخلاقی اور سمجھوتہ شدہ سیاست دانوں، پیشہ ور بیوروکریٹس، اختصاری ناموں والی ایجنسیوں اور ارب پتی مالیاتی سرمایہ کاروں سمیت—"دلدل" کا نام دیا؛ یہ "جعلی خبریں" ہٹلر کی رائخ وزارتِ عوامی تنویر و پراپیگنڈا کے جدید مظہر کی پیداوار ہیں، اور آج انہیں ایم ایس ایم، مین اسٹریم میڈیا کہا جاتا ہے۔ "ایلین اینڈ سیڈیشن ایکٹس" ایسے قوانین کی نمائندگی کرتے ہیں جو "جعلی خبروں" سے اس کی نفرت کے ساتھ پوری طرح ہم آہنگ ہیں۔ یسوع ہمیشہ کسی چیز کے انجام کو اس کی ابتدا کے ذریعے واضح کرتا ہے۔

ریپبلکن پارٹی کے پہلے صدر کو اس خانہ جنگی سے نمٹنے پر مجبور ہونا پڑا جو لنکن کے ڈیموکریٹ پیش رو، بکینن، نے پیدا کی تھی۔ اس سلسلے میں، لنکن نے حبس جسمانی کے حق کو معطل کر دیا۔ جس جسمانی ایک قانونی اصول ہے جو کسی فرد کے اس حق کی حفاظت کرتا ہے کہ وہ عدالت میں اپنی گرفتاری یا قید کو چیلنج کر سکے۔ یہ ایک بنیادی قانونی حق ہے جو اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ کسی شخص کو بغیر کسی جائز قانونی وجہ کے حراست میں نہیں رکھا جا سکتا۔ جب کسی زیر حراست شخص کی جانب سے رٹ حبس جسمانی دائر کی جاتی ہے تو حکومت پر لازم ہوتا ہے کہ وہ عدالت کے سامنے اس حراست کا جواز پیش کرے۔

امریکی خانہ جنگی کے دوران، لنکن نے جنگی اقدام کے طور پر متحدہ ریاست ہائے امریکہ کے بعض علاقوں میں ہیپیئس کارپس کی رٹ کو معطل کر دیا۔ انہوں نے پہلی بار اپریل 1861 میں میری لینڈ میں ہیپیئس کارپس کی رٹ معطل کی، اور بعد ازاں اس معطلی کو وسط مغرب کے بعض حصوں تک توسیع دی۔ یہ اقدام ان علاقوں میں نظم و ضبط برقرار رکھنے اور اختلاف رائے کو دبانے کے لیے کیا گیا جہاں علیحدگی پسند یا کنفیڈریٹ ہمدردی (ڈیموکریٹس) مضبوط تھی، اور یونین کی جنگی کوشش میں مداخلت کو روکنے کے لیے۔

لنکن کی جانب سے ہیپیئس کارپس کی معطلی متنازع تھی اور اس نے اہم آئینی سوالات کو جنم دیا، کیونکہ اس میں ایک بنیادی شہری آزادی کی عارضی معطلی شامل تھی جس کی ضمانت امریکی آئین دیتا ہے۔ آئین اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ رٹ ہیپیئس کارپس کو "جب بغاوت یا یلغار کی صورت میں عوامی سلامتی اس کا تقاضا کرے" معطل کیا جا سکتا ہے (آرٹیکل 1، سیکشن 9)۔

لنکن نے اپنے اقدامات کا دفاع اس بنیاد پر کیا کہ جنگ کے زمانے میں وفاق اور قومی سلامتی کے تحفظ کے لیے وہ ضروری تھے۔ کانگریس نے 1863 میں بیبیس کارپس سسپنشن ایکٹ منظور کیا، جس نے ماضی سے مؤثر طور پر لنکن کی بیبیس کارپس کی معطلی کی توثیق کی اور فوجی حراست کے لیے بعض طریقہ کار متعین کیے۔ خانہ جنگی کے بعد کے برسوں میں، جب تنازع اختتام پذیر ہوا اور ملک دوبارہ امن کی حالت میں لوٹ آیا، تو بیبیس کارپس بتدریج بحال کر دیا گیا۔

1871 میں، صدر یولیسس ایس گرانٹ (ایک ریپبلکن) نے دور تعمیر نو کے دوران کو کلس کلان (ڈیموکریٹس) کی خوف و دہشت کی حکمرانی کے زیر اثر جنوبی کیرولائنا کی نو کاؤنٹیوں میں بیبیس کارپس بھی معطل کر دیا۔ یہ معطلی تشدد کا مقابلہ کرنے اور نئے آزاد شدہ افریقی نژاد امریکیوں کے شہری حقوق کے تحفظ کے لیے کی گئی تھی۔

سنہ 1942 میں، دوسری عالمی جنگ کے دوران، صدر فرینکلن ڈی روزویلٹ (ایک ڈیموکریٹ) نے ایگزیکٹو آرڈر 9066 پر دستخط کیے، جس نے مغربی ساحل پر رہنے والے جاپانی نژاد امریکیوں کی زبردستی نقل مکانی اور نظر بندی کی اجازت دی۔ اگرچہ اس سے تکنیکی طور پر بیبیس کارپس معطل نہیں ہوا، مگر اس کے نتیجے میں جاپانی نژاد امریکیوں کو مقررہ قانونی طریقہ کار کے بغیر حراست میں رکھا گیا، اور ان کے قانونی حقوق شدید حد تک محدود کر دیے گئے۔

پھر 2001 میں، آخری بش (ایک عالمگیریت کا حامی ریپبلکن) نے، 11 ستمبر کے دہشت گرد حملوں کے بعد، گوانتاناموے اور دیگر مراکز میں مشکوک دشمن جنگجوؤں کی حراست کی منظوری دی۔ ان افراد کی حراست اور ان کی قانونی حیثیت جسے جا سے متعلق قانونی چیلنجوں کا موضوع بنیں۔

پھر 2021 میں، 6 جنوری کے سلسلے میں پیلوسی (ایک ڈیموکریٹ) کے ٹرائلز نے بیبیس کارپس کو معطل کرنے کے تصور کو آگے بڑھایا، مقررہ قانونی طریقہ کار کو ختم کیا، اور غیر آئینی نظر بندی نافذ کی۔ 2021 کے پیلوسی ٹرائلز کی یہ خصوصیت ہے کہ یہ پہلی بار تھا جب امریکی شہریوں کے قانونی حقوق کو محض سیاسی مقاصد کے لیے ایک طرف رکھ دیا گیا۔ اس سے پہلے جب بھی ایسا ہوا، پس منظر میں کوئی حقیقی جنگ یا بغاوت ہوتی تھی جو مخصوص دشمن عناصر کی نشاندہی کرتی تھی۔ پیلوسی ٹرائلز میں دشمن محض وہی تھے جو ڈریگن سے متاثرہ عالمیت پسندوں کے دشمن تھے۔ آئین کے الٹے سے وابستہ مسائل کے نبوتی رجحان کو پہچاننا اہم ہے، کیونکہ یہی وہ واقعات ہیں جو درندہ کی شبیہ کی تشکیل کی نشاندہی کرتے ہیں، جو خدا کے لوگوں کے لیے عظیم آزمائش ہے۔

کوئی فرق نہیں پڑتا کہ پیلوسی آپ کی بیروئن ہے یا ٹرمپ آپ کے چیمپئن؛ اہم یہ ہے کہ آپ آنے والے بحران کو پہچانیں اور مناسب تیاری کریں۔ آنے والے بحران میں جو غالب آئیں گے وہ آسمانی یروشلم کے شہری ہیں، اور وہ تمام قوتیں جو خدا کے قانون سے روگرداں ہو چکی ہیں عنقریب متحد ہونے والی ہیں—جس طرح صدوقی (ڈیموکریٹس) اور فریسی (ریپبلکنز) خدا کے وفادار فرزندوں کے خلاف متحد ہوئے تھے—جب درندے کی شبیہ قائم کی جا رہی ہے۔

امریکہ میں اسلام کے جھوٹے نبی یا دنیا میں مرتد پروٹسٹنٹ ازم کی فریب کاری ہی کلیسا اور ریاست کے اتحاد کا سبب بنتی ہے۔ سسٹر وائٹ نشاندہی کرتی ہیں کہ ایک اور خانہ جنگی ہوگی، اور یہ کہ اسے عالمی بینکار اور ارب پتی برپا کریں گے، جو جدید بابل کے تاجر اور نبوتی طور پر اژدہا کی طاقتوں کے نمائندوں کا ایک نصف ہیں۔ دوسرا نصف پیشہ ور سیاست دانوں، وکیلوں، بادشاہوں اور حکمرانوں پر مشتمل ہے۔

ہندوستان، چین، روس اور امریکہ کے شہروں میں ہزاروں مرد اور عورتیں بھوک سے مر رہے ہیں۔ مال دار لوگ، کیونکہ ان کے پاس طاقت ہے، منڈی کو اپنے قابو میں رکھتے ہیں۔ وہ جو کچھ حاصل کر سکتے ہیں سب کچھ کم نرخوں پر خرید لیتے ہیں، اور پھر اسے بہت زیادہ بڑھے ہوئے داموں پر بیچتے

ہیں۔ اس کا مطلب غریب طبقات کے لیے فاقہ کشی ہے، اور اس کے نتیجے میں خانہ جنگی ہوگی۔
Manuscript Releases، جلد 5، 305.

انقلابی جنگ فی الواقع ایک حقیقی جنگ تھی، لیکن وہ ایک ایسی سیاسی جنگ کی نمائندگی کرتی تھی جس کا آغاز 11 ستمبر 2001 کو ہوا۔ ریاستہائے متحدہ اب دو سیاسی جماعتوں کے مابین منقسم ایک قوم ہے، لیکن خدا کا کلام کبھی ناکام نہیں ہوتا، اور اس کا کلام یہ بتاتا ہے کہ ٹرمپ 2024 کے انتخابات میں دوبارہ منتخب ہوگا۔ ایک خانہ جنگی، جو عملاً پہلے ہی شروع ہو چکی ہے، اس کے انتخاب کے فوراً بعد باقاعدہ طور پر شروع ہوگی، جیسا کہ پہلے ریپبلکن صدر ابراہم لنکن کے ساتھ ہوا تھا۔ جو خانہ جنگی وہ ورثے میں پائے گا، اس کی پس پردہ منطق عالمی بینکاروں اور ارب پتی تاجروں کی پیداوار ہوگی، جو دیگر امور کے علاوہ، دنیا بھر میں بے قابو وسیع پیمانے کی ہجرت کے دروازے کھولنے کے لیے بلا وقفہ سرگرم رہے ہیں، تاکہ اپنے مزید مالی منافع کی خواہش کو ایندھن دیں، اور اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ کہ متوسط طبقے کو ختم کریں۔ بابل کے سوداگر انتہائی امیر اور انتہائی غریب پر مشتمل دو طبقاتی نظام قائم کرنے کے درپے ہیں۔

ٹرمپ وہ صدر ہوگا جو حیوان کی مورت کے قیام کی صدارت کرے گا، اور اسی مورت کے قیام پر مجبور کرنے والا اسلام کا جھوٹا نبی ہوگا؛ اور جن کی آنکھیں ہیں اور ادراک کر سکتے ہیں، اور جن کے کان ہیں اور سمجھ سکتے ہیں، ان کے لیے 7 اکتوبر 2023 کو اسلام کی جانب سے، جو تیسری وائے سے متعلق ہے، لفظی اسرائیل، یعنی قدیم ارض جلال، پر کیا گیا حملہ اسلام کے جھوٹے نبی کی مشیت کارگزاری کی ایک آشکارا تکمیل ہے۔

ڈیموکریٹک پارٹی، جو خود کو 'تنوع، مساوات اور شمولیت' کی جماعت کے طور پر پیش کرتی ہے، اب اس شیطانی فلسفے کے نتائج بھگت رہی ہے جس کی انہوں نے ترویج کی تھی۔ 7 اکتوبر 2023 سے، جیسے جیسے وہ 2024 کے انتخابات کے قریب پہنچ رہے ہیں، اسرائیل مخالف بمقابلہ اسرائیل حامی بحث ان کی پارٹی کی سیاسی قوت کو پارہ پارہ کر رہی ہے۔ اس تقسیم نے ان کے حامیوں کے درمیان باہمی لڑائی پیدا کر دی ہے، یہاں تک کہ ان کی بدعنوان الیکٹرانک ووٹنگ مشینیں شاید اب اتنے ووٹوں میں پیرا پھیری کرنے کی صلاحیت نہ رکھتی ہوں کہ ٹرمپ کے لیے ڈالے جانے والے حقیقی ووٹوں پر غالب آسکیں۔ اسلام کے جھوٹے نبی کی جنگ ایسے حالات پیدا کر رہی ہے جو ٹرمپ کو آٹھویں صدر کے طور پر منتخب کرتے ہیں، جو سات میں سے ہے، 1989 میں زمانہ اختتام کے وقت سے، جب زمین کا درندہ سمندر کے درندے کی شبیہ بناتا ہے۔

"تنوع، انصاف اور شمولیت" کا شیطانی فلسفہ، LGBTQ+ ایجنڈے کو آگے بڑھانے کی اپنی کوشش کے ساتھ، سدوم اور عمورہ کی بغاوت کو دہرانے کے پلیٹ فارمز میں سے ایک ہے۔

اور لوط کے زمانے میں بھی ایسا ہی تھا: لوگ کھاتے پیتے، خریدتے بیچتے، لگاتے اور عمارتیں بناتے تھے؛ مگر اسی دن جب لوط سدوم سے نکلا تو آسمان سے آگ اور گندھک کی بارش ہوئی اور ان سب کو ہلاک کر دیا۔ اسی طرح اُس دن ہوگا جب ابنِ آدم ظاہر ہوگا۔ لوقا 17:28-30.

ایل جی بی ٹی کیو پلس ایجنڈا، جسے گے پرائیڈ کے طور پر بھی پیش کیا جاتا ہے، یوں زمین کے درندے کے آخری اخلاقی زوال اور اس کے بعد دنیا کے زوال کی علامت ہے۔

راستبازوں کی شاہراہ بدی سے دور رہنا ہے؛ جو اپنی راہ کی حفاظت کرتا ہے وہ اپنی جان محفوظ رکھتا ہے۔ ہلاکت سے پہلے غرور ہوتا ہے، اور سقوط سے پہلے متکبرانہ روح۔ فروتنوں کے ساتھ فروتن روح رکھنا اس سے بہتر ہے کہ متکبروں کے ساتھ غنیمت تقسیم کی جائے۔ امثال 16:17-19.

غرور زوال سے پہلے آتا ہے اور غرور تباہی سے پہلے آتا ہے۔ قومی ارتداد قومی تباہی کو جنم دیتا ہے، اور عالمیت پسندانہ تکبر کی علامت، سدوم اور عمورہ کی بغاوت کی علامت ہے۔ الہام عنقریب آنے والے

اتوار کے قانون کو لوط کے بمشکل سدوم، عموره اور میدان کے شہروں کی تباہی سے بچ نکلنے کے واقعے کے ساتھ ہم آہنگ کرتا ہے، کیونکہ لوط کی نسل یعنی عمون اور موآب ان لوگوں کی علامت ہیں جو اتوار کے قانون کے وقت پاپائیت کے ہاتھ سے بچ نکلیں گے۔

اور وہ اُس جلالی سرزمین میں بھی داخل ہوگا، اور بہت سے ممالک زیر و زبر کر دیے جائیں گے؛ لیکن یہ اُس کے ہاتھ سے بچ نکلیں گے، یعنی ادوم، اور موآب، اور بنی عمون کے سرکردہ لوگ۔ دانی ایل 11:41۔

ڈیموکریٹک پارٹی اب اپنے ہی ہاتھوں سے اندرونی طور پر بکھر رہی ہے۔ مجھے سیاست سے کوئی سروکار نہیں؛ میں صرف موجودہ تاریخ کو پیشین گوئی کے بیانیے کے ساتھ ہم آہنگ کر رہا ہوں۔ ڈیموکریٹک پارٹی نے دنیا بھر کی سرحدیں کھولنے کے لیے انتھک کام کیا ہے، یوں ایک بے مثال اور بے قابو انسانی سیلاب کو راستہ مل گیا ہے۔ پوری دنیا میں سیلاب کے در اڑدہا سے متاثرہ عالمیت پسندوں نے کھول دیے ہیں۔

اور سانپ نے عورت کے پیچھے اپنے منہ سے سیلاب کی مانند پانی نکالا تاکہ سیلاب اسے بہا لے جائے۔ اور زمین نے عورت کی مدد کی، اور زمین نے اپنا منہ کھولا اور اُس سیلاب کو نگل لیا جو اڑدہا نے اپنے منہ سے نکالا تھا۔ اور اڑدہا عورت پر غضبناک ہوا اور اُس کی نسل کے باقی ماندہ لوگوں سے جنگ کرنے کے لیے چلا گیا، جو خدا کے احکام پر عمل کرتے ہیں اور یسوع مسیح کی گواہی رکھتے ہیں۔ مکاشفہ 17-12:15۔

"بقیہ" ایک لاکھ چوالیس ہزار ہیں، اور ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تاریخ وہ تاریخ ہے جو 11 ستمبر 2001 کو شروع ہوئی۔ تب سے، اڑدہا کی قوت ہر طرف "اس کے منہ سے پانی سیلاب کی مانند اگل رہی ہے۔" پانی لوگوں کی علامت ہے۔

اور اُس نے مجھ سے کہا، جن پانیوں کو تُو نے دیکھا، جہاں وہ فاحشہ بیٹھی ہے، وہ لوگ، اور گروہ، اور قومیں، اور زبانیں ہیں۔ مکاشفہ 17:15۔

یہ قوت اڑدہا کے زمینی نمائندگان (عالمیت پسند) ہی ہیں جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کے دور مہر بندی میں غیر قانونی ہجرت کے سیلاب کے دروازے کھول دیتے ہیں۔ دنیا بھر میں اڑدہا کے "سیلاب" اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں کہ خداوند قریب الوقوع اتوار کے قانون کے موقع پر اپنا علم بلند کرنے والا ہے۔ مکاشفہ باب بارہ میں اڑدہا کے سیلابوں کو ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے آغاز میں زمین سے نکلنے والے حیوان نے نگل لیا تھا؛ لیکن اب اڑدہا کے سیلاب پلٹ آئے ہیں، اور یوں قریب آتی ہوئی اتوار کے قانون کی بحران انگیز گھڑی کے بارے میں خبردار کرتے ہیں، کیونکہ جب دشمن سیلاب کی مانند آتے تو خدا اپنا علم بلند کرتا ہے۔

خداوند کے خلاف خطا کرنے اور جھوٹ بولنے، اور اپنے خدا سے روگردانی کرنے میں ہم ظلم اور بغاوت کی باتیں کرتے ہیں، اور دل میں جھوٹ کے خیال باندھتے اور انہیں زبان سے نکالتے ہیں۔ اور انصاف پیچھے ہٹ گیا ہے اور عدل دور کھڑا ہے، کیونکہ سچائی کوچہ و بازار میں گر گئی ہے اور راستی اندر آ نہیں سکتی۔ ہاں، سچائی مفقود ہو گئی ہے؛ اور جو بدی سے کنارہ کش ہوتا ہے وہ لوٹ کا مال بن جاتا ہے۔ اور خداوند نے یہ دیکھا اور اسے ناگوار ہوا کہ انصاف نہیں رہا۔ اور اس نے دیکھا کہ کوئی آدمی نہیں، اور تعجب کیا کہ کوئی شفاعت کرنے والا نہیں؛ اس لیے اس کے بازو نے اس کے لیے نجات پیدا کی، اور اس کی راستبازی نے اسے سنبھالا۔ کیونکہ اس نے راستبازی کو زرہ کی مانند پہنا، اور اپنے سر پر نجات کا خود رکھا؛ اور انتقام کے لباس کو اوڑھا، اور غیرت کو چادر کی طرح لپیٹ لیا۔ وہ اُن کے اعمال کے مطابق بدلہ دے گا؛ اپنے مخالفوں پر قہر، اپنے دشمنوں کو سزا؛ اور جزائر کو بھی وہ بدلہ پہنچائے گا۔ پس مغرب کے لوگ خداوند کے نام سے ڈریں گے، اور مشرق میں، جہاں آفتاب طلوع ہوتا ہے، اس کے جلال سے۔ جب دشمن سیلاب کی طرح آئے گا تو خداوند کی روح اس کے

مقابل ایک علم بلند کرے گی۔ اور فادی صیون کی طرف آئے گا، اور یعقوب میں جو سرکشی سے باز آتے ہیں ان کے پاس بھی، خداوند فرماتا ہے۔ اور میرے نزدیک ان سے یہی میرا عہد ہے، خداوند فرماتا ہے: میری روح جو تجھ پرے اور میرے وہ کلام جو میں نے تیرے منہ میں رکھے ہیں، نہ تیرے منہ سے دور ہوں گے، نہ تیری نسل کے منہ سے، نہ تیری نسل کی نسل کے منہ سے، خداوند فرماتا ہے، اب سے لے کر ابد تک۔ اشعیا 59:13-21.

جب دشمن سیلاب کی مانند آتے تو جو علم بلند کیا جاتا ہے وہی نشان ہے، جو کلام خدا میں بھی ایک علم کے طور پر مذکور ہے۔ عنقریب نافذ ہونے والے قانون اتوار سے ماقبل کے زمانے میں غیر قانونی ہجرت کے سیلاب اس بات کی نشانی ہیں کہ مہلت آزمائش عنقریب بند ہونے کو ہے۔ وہ ماحول جس کی نشان دہی یسعیاہ اس وقت کرتا ہے جب وہ ایک علم کے بلند کیے جانے کا ذکر کرتا ہے، لاقانونیت کے ایک دور کی تصویر کشی کرتا ہے، کیونکہ وہ کہتا ہے: "عدالت پیچھے ہٹ گئی، اور انصاف دور کھڑا ہے، کیونکہ سچائی کوچہ و بازار میں گر پڑی ہے اور راستی داخل نہیں ہو سکتی۔ ہاں، سچائی مفقود ہے؛ اور جو بدی سے کنارہ کرتا ہے وہ اپنے آپ کو شکار بناتا ہے؛ اور خداوند نے یہ دیکھا، اور اسے یہ بات بری معلوم ہوئی کہ کوئی فیصلہ نہ تھا۔ اور اس نے دیکھا کہ کوئی آدمی نہ تھا، اور تعجب کیا کہ کوئی شفاعت کرنے والا نہ تھا۔" جارج سوروس جیسے افراد کی مالی اعانت سے پروان چڑھی، اور ڈیموکریٹک سیاست دانوں کی طرف سے نظرانداز کی گئی یہ انارکی، یسعیاہ کے اس اقتباس کے تعلق سے سسٹر وائٹ نے نہایت موزوں طور پر بیان کی ہے۔

عدالتیں بدعنوان ہیں۔ حکمرانوں کو حرص زر اور شہوانی لذتوں کی محبت چلاتی ہے۔ اعتدالی نے بہت سوں کی قوتِ ادراک و تمیز پر پردہ ڈال دیا ہے، یہاں تک کہ شیطان کو ان پر تقریباً پورا اختیار حاصل ہو گیا ہے۔ قانون دان بگڑے ہوئے ہیں، رشوت پر خریدے گئے ہیں، فریب خوردہ ہیں۔ شراب نوشی اور عیاشی، خواہشِ نفس، حسد، ہر طرح کی بددیانتی، ان لوگوں میں پائی جاتی ہیں جو قانون نافذ کرتے ہیں۔ 'عدالت دور کھڑی ہے، کیونکہ سچائی سڑک پر گر پڑی ہے، اور راستی داخل نہیں ہو سکتی۔' اشعیا 59:14۔ عظیم کشمکش، 586۔

غیر قانونی ہجرت، اینارکی پر مبنی تحریکیں جیسے اینٹیفا (فاشزم مخالف)، اور پرتشدد تحریکیں جیسے بلیک لائیوز میٹر، جو کریٹیکل ریس تھیوری جیسے مسخ شدہ تاریخی بیانیے پر مبنی ہیں، اڑدے کے سیاسی حکمرانوں کی طرف سے، جو زر پرستی سے محرک ہیں، کی حمایت اور ترویج کی گئی ہے، اور فاسد عدالتوں اور قانون دانوں نے سچائی کو اسی گلی میں ڈال دیا ہے جہاں مکاشفہ کے باب گیارہ میں دو گواہ قتل کیے گئے تھے۔ وہ گلی دہریت (مصر) اور بدکاری (سدوم) کے شہر میں تھی، جو اڑدے اور اس کے نمائندوں کا شہر ہے۔ ڈیموکریٹک پارٹی کے ثمرات سے پیدا شدہ ماحول نبوی طور پر ایک سیلاب کے طور پر بیان کیا گیا ہے، اور جب شیطان، جو خدا کا دشمن ہے، اپنے سیلاب کے دروازے کھولتا ہے تو یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ خدا کا پرچم بلند ہونے والا ہے۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

دنیا کے حالات یہ ظاہر کرتے ہیں کہ مصیبت کے دن ہم پر آ پڑے ہیں۔ روزانہ کے اخبارات قریب مستقبل میں ایک ہولناک تصادم کی علامتوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ بے باک ڈکیتیاں آئے دن پیش آ رہی ہیں۔ بڑتالیں عام ہیں۔ ہر طرف چوری اور قتل کے واقعات ہو رہے ہیں۔ بدروحوں کے زیر اثر لوگ مردوں، عورتوں اور ننھے بچوں کی جانیں لے رہے ہیں۔ لوگ بدی کے دلدادہ ہو گئے ہیں، اور ہر قسم کی برائی چھائی ہوئی ہے۔ دشمن نے انصاف کو بگاڑنے اور لوگوں کے دلوں کو خود غرضانہ فائدے کی خواہش سے بھر دینے میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ 'انصاف دور کھڑا ہے، کیونکہ سچائی گلی میں گر پڑی ہے، اور راستی اندر داخل نہیں ہو سکتی۔' Isaiah 59:14۔ بڑے شہروں میں بے شمار لوگ غربت اور بدحالی میں زندگی بسر کر رہے ہیں، خوراک، پناہ اور لباس سے تقریباً محروم؛ جبکہ انہی شہروں میں ایسے بھی ہیں جن کے پاس دل کی خواہش سے بھی بڑھ کر سب کچھ ہے، جو

عیش و عشرت کی زندگی گزارتے ہیں، اپنا مال عالی شان سچے ہوئے گھروں، ذاتی زیب و زینت پر، اور اس سے بھی بدتر، نفسانی خواہشات کی تسکین پر، شراب، تمباکو اور دوسری ایسی چیزوں پر خرچ کرتے ہیں جو دماغی قوتوں کو برباد کرتی ہیں، ذہن کا توازن بگاڑتی ہیں اور روح کو پست کر دیتی ہیں۔ بھوک سے تڑپتی انسانیت کی فریادیں خدا کے حضور پہنچ رہی ہیں، جبکہ ظلم و ستم اور لوٹ کھسوٹ کے ہر طریقے سے لوگ بے پناہ دولت کے انبار لگا رہے ہیں۔

رات کے وقت مجھے یہ دکھایا گیا کہ عمارتیں منزل در منزل آسمان کی طرف اٹھ رہی تھیں۔ ان عمارتوں کے بارے میں یہ ضمانت دی گئی تھی کہ وہ آگ سے محفوظ ہیں، اور انہیں مالکوں اور معماروں کی شان بڑھانے کے لیے تعمیر کیا گیا تھا۔ یہ عمارتیں بلند سے بلند تر اٹھتی گئیں، اور ان میں سب سے قیمتی مواد استعمال کیا گیا تھا۔ جن کی یہ عمارتیں تھیں وہ اپنے آپ سے یہ نہیں پوچھ رہے تھے: 'ہم خدا کو سب سے بہتر طور پر کیسے جلال دیں؟' خدا ان کے خیالات میں نہ تھا۔

جب یہ بلند و بالا عمارتیں تعمیر ہوتی گئیں، تو مالکان فخر و غرور کے ساتھ شادمان تھے کہ ان کے پاس اتنا مال ہے کہ اپنی نفس پرستی کی تسکین کریں اور اپنے پڑوسیوں میں حسد بھڑکائیں۔ انہوں نے جو سرمایہ اس طرح لگایا، اس کا بڑا حصہ جبری وصولیوں اور غریبوں کو کچل کر حاصل کیا گیا تھا۔ وہ یہ بھول گئے کہ آسمان پر ہر کاروباری لین دین کا حساب محفوظ رکھا جاتا ہے؛ ہر ناروا سودا، ہر دھوکہ دہی کا عمل وہاں درج ہے۔ ایک وقت آنے والا ہے جب اپنی دھوکہ دہی اور گستاخی میں لوگ اس حد تک پہنچ جائیں گے کہ خداوند انہیں اس سے آگے بڑھنے نہ دے گا، اور وہ جان لیں گے کہ یہوواہ کے تحمل کی بھی ایک حد ہے۔

اگلا منظر جو میرے سامنے گزرا، آتش زدگی کا الارم تھا۔ لوگوں نے بلند و بالا اور بظاہر آگ سے محفوظ عمارتوں کو دیکھا اور کہا: 'یہ بالکل محفوظ ہیں۔' لیکن یہ عمارتیں یوں بھسم ہو گئیں گویا قبر سے بنی ہوں۔ فائر انجن تباہی کو روکنے کے لیے کچھ نہ کر سکے۔ فائر بریگیڈ کے اہلکار انجنوں کو چلا نہیں سکے۔ گواہیاں، جلد 9، 12، 13۔